# خاندانی زندگی میں صداقت کا کردار

محمد سبطین

خلاصہ

معاشرے کی اہم بنیاد خاندان ہے۔ اور اس مقدس عمارت کی مضبوطی؛ کمیونٹی کی ترقی کے افق پر واضح خط کھینچے گی۔ خاندان ان اولین اداروں میں سے ہے جس کو اسلامی طرز زندگی کو قائم اور مزین کرنے ؛جو کہ فطرت اور حرکت پر مبنی ہے؛ اور فضیلت اور کمال کیلیے تشکیل دیا گیا ہے اور انسانی تہذیب کی تعمیر اور نئی نسل کی پرورش، ارکان کی سلامتی اور ذہنی سکون فراہم کرنے، لوگوں کیا احساساتی ضروریات کو پورا کرنے اور بچوں کی مناسب پرورش میں اس کا بہت ہی گراں قدر حصہ ہے۔ بہت سے عوامل خاندان کی بنیاد کو مضبوط بنانے میں کارآمد ہیں؛ ان میں سے خاندان میں حسن معاشرت، نظم و ضبط، خاندان میں مشورے کے جذبے کا وجود، زندگی میں صبر و استقامت، عفو و در گزر کا جذبہ، خاندانی ماحول میں صداقت کی حکمرانی، بد گمانی سے بچنا، حسد کی آفت، رازداری اور وفاداری، سکون اور تکبر کے بغیر چلنا، نرمی اور بردباری، خدا کے عذاب کا خوف، افراط و تفریط سے بچنا، عاجزی، سختی اور اسراف سے اجتناب اور والدین کے ساتھ احسان کرنا۔ اس مقالے میں اسلامی منابع سے استفادہ کرتے ہوئے گام دوم میں خاندان کے استحکام کے عوامل میں سے ایک (خاندانی زندگی میں صداقت کا کردار) کا جائزہ لیا گیا ہے۔

کلیدی الفاظ : صداقت؛ جھوٹ، طرز زندگی، خاندان، استحکام

## مقدمہ

خاندان معاشرے کی اکائی اور انسانی کمال اور ترقی کی بنیاد ہے اور اسلام کے نقطہ نظر سے شادی کے رجحان کے ساتھ ہی ایک سماج "خاندان" تشکیل پاتا ہے، جس پر تاکید کی گئی ہے، حضورؐ (ص) نے فرمایا: ما بُنِیَ فی الإسلامِ بِناءٌ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ عَزّوَجلّ وَ أَعَزُّ مِنَ التّزویج (مجلسی، بحارالانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۲۲). اور اسلامی ثقافت کا مقصد خاندانی زندگی کی تشکیل، ترقی، امن اور سکون حاصل کرنا ہے۔ وَ مِن آیاتِهِ أَن خَلَقَ لَکُم مِن أَنفُسِکُم أَزواجاً لِتَسکُنوا إِلَیها (سورۂ روم، آیۂ ۲۱). اور اسلام کی عمل کے لحاظ سے تاکیدات ؛ میاں بیوی کے درمیان تعلقات پر مبنی ہیں۔ یہ رہنما اصول اور میاں بیوی کے فرائض کی تقسیم صرف ازدواجی مدت تک ہی نہیں ہے بلکہ مشترکہ زندگی کو مضبوط بنانے کی کوشش اس کے بننے سے پہلے ہی شروع ہو جاتی ہے۔ اور اسلامی معاشرے میں یہ رواج ہے کہ جب لڑکا اور لڑکی شادی کرتے ہیں تو ان کے گھر والے اور دوست انہیں تحفہ دیتے ہیں اور خدا بھی ایک خاص تحفہ دیتا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے: وَ جَعَلَ بَیْنَکُم مَّوَدَّةً وَ رَحْمَةً۔ اور یہ مشترکہ زندگی کا بنیادی سرمایہ ہے جس کو محفوظ رکھنا ضروری ہے اور صداقت ان چیزوں میں سے ہے جو اس الٰہی سرمایہ کو غنی اور محفوظ کرتی ہے جو کہ فضل اور رحمت ہے۔

لیکن مغربی طرز زندگی میں ہم جنس پرستی اور گھریلو پرستی کے ساتھ ساتھ مشترکہ خاندان کا رجحان بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ مغربی ثقافت میں تقدس کی پائمالی اور بے حرمتی اور دنیا کی دوسری قوموں اور مذاہب پر اس ثقافت کے اثرات کی وجہ سے خاندان کی بنیاد کئی طوفانوں کی لہروں کی زد میں آ چکی ہے۔ بدقسمتی سے مادی اور مغربی اصولوں پر مبنی طرز زندگی کی توسیع سے ہماری سماجی، خاندانی اور انفرادی زندگی کے بہت سے اصولوں اور بنیادوں کو خطرہ لاحق ہے۔ مغربی ثقافت میں، جب خاندان کی تشکیل کا ہدف جنسی ضروریات کو پورا کرنے تک محدود کر دیا جاتا ہے، تو یہ فطری بات ہے کہ اس ضرورت کا جواب آسان طریقوں سے دیا جا سکتا ہے۔

موضوع کی اہمیت یہ ہے کہ ایک طرف تو اس پر قرآن، روایات اور معصومین کی زندگیوں پر بحث کی گئی ہے، جس سے انسانی خوشی اور غم میں خاندان کے اہم اور ناقابل تلافی کردار اور اس کے زبردست اثرات کو ظاہر کیا گیا ہے۔ انسانوں کی انفرادی اور سماجی زندگی پر۔ دوسری طرف خاندان آج انسانیت کا ایک حساس مسئلہ ہے اور صنعتی طرز زندگی اور مختلف سماجی نقصانات نے اس عمارت کی بنیادوں کو کمزور کر دیا ہے۔ اور تیسری طرف سے معاشرے کی خوشی خاندان کی سلامتی سے جڑی ہوئی ہے جو کہ معاشرے کا بنیادی مرکز ہے۔ اگر ہم خاندانوں پر حکومت کرنے والی فضا کو منور کر لیں اور طرز زندگی میں اسلام کی اعلیٰ اقدار کو گھروں پر مسلط کر دیں تو معاشرے کی فضا ضرور بدل جائے گی۔

اسلام میں، مغربی ثقافت کے برعکس، انسانوں کو مادی ضروریات کے علاوہ عاطفی اور معنوی اور نفسیاتی ضروریات کا ایک سلسلہ فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ زوجین کا اپنی عاطفی اور معنوی ضروریات کو پہچاننا؛ ان کی مشترکہ زندگی میں قربت کو بڑھاتا

ہے۔ زیادہ تر احساساتی، نفسیاتی اور معنوی ضروریات کی فراہمی کو خاندان کے فریم میں دیکھا جا سکتا ہے، اور خاندان ایک ایسی جگہ ہے جو عاطفی اور قریبی تعلقات کو قائم اور مضبوط کرتی ہے۔

میاں بیوی کی سب سے اہم احساساتی ضرورتوں میں سے ایک دوسرے پر بھروسہ کرنا ہے۔ اگر کسی مرد کو خاندانی ماحول میں اس ناخوشگوار احساس کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ اس کی بیوی کو اس پر ضروری اور کافی بھروسہ اور اعتماد نہیں ہے۔ کسی بھی شعبے میں ۔ تو احساس کمتری اور خود اعتمادی کی کمی نے اس کے وجود کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے، وہ محسوس کرتا ہے کہ وہ خاندان کا ایک اچھا محافظ نہیں ہے، یہ اسکی عاطفی موت ہے۔ مشترکہ زندگی کا سب سے اہم سرمایہ محبت کے بعد میاں بیوی کے درمیان باہمی اعتماد اور اطمینان کا احساس ہے اور اس سرمائے کو تباہ کرنے والی سب سے اہم چیز جھوٹ ہے۔ مولا علی علیہ السلام اپنے فرماتے ہیں: جھوٹے کی دوستی سے بچو، وہ سراب کی طرح ہے، وہ دور کو قریب اور قریب کو دور کر دیتا ہے۔ (نہج البلاغہ، حکمت ۳۸).

لہٰذا خاندان کے ماحول کی رہنمائی اس طرح ہونی چاہیے کہ خاندان کے افراد یہ سمجھیں کہ ان کی نجات کا دار و مدار ان کی گفتگو اور برتاؤ میں سچائی پر ہے اور یہ اس وقت حاصل ہوتا ہے جب ہمارا طرز عمل اور گفتگو خاندان کے لیے ضروری تحفظ فراہم کرتی ہے۔ اگر خاندان میں گفتار اور برتاؤ میں صداقت ختم ہو جائے تو خاندان کو مضبوط اور مضبوط بنانے کے تمام طریقے بھی ختم ہو جاتے ہیں۔

قرآن صداقت، صبر، وغیرہ جیسے اعمال کو دوستانہ اور حوصلہ افزا ماحول پیدا کرنے کی بنیادی اور بڑی وجہ سمجھتا ہے جو خاندان کے افراد کے درمیان یکجہتی کا سبب بنتا ہے۔ شوہر یا بیوی میں صداقت کا فقدان خاندانی ماحول میں بداعتمادی اور مایوسی کا باعث بنتا ہے اور اختلاف کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) جھوٹ سے بچنے پر زور دیتے ہیں کیونکہ جھوٹ بولنے کے اثر سے باہمی تعلقات میں اعتماد خراب ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں جھوٹ کو بے ایمانی کی علامت قرار دیا گیا ہے: إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأُولئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ؛ صرف وہی لوگ جھوٹ بولتے ہیں جو خدا کی آیات کو نہیں مانتے اور وہ خود جھوٹے ہیں۔

اخلاقی اصولوں کی پابندی انسانوں میں مناسب احساسات کی تشکیل کی بنیاد پیدا کرتی ہے۔ ذہنی سکون انسانی اقدار کی روشنی میں حاصل ہوتا ہے۔ صداقت ان اہم مذہبی اور انسانی اقدار میں سے ایک ہے جو انسان کی زندگی سے تنازعات، ، پریشانیوں، شکوک و شبہات کم کرتی ہے۔ کیونکہ سچائی سکون کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔

اگر کوئی شخص صداقت کا طریقہ اپنائے اور سچ بولے تو اس سے منافقت اور جھوٹ کی وجہ سے پیدا ہونے والی بہت سی پریشانیاں دور ہو جائیں گی اور اس کی زندگی پرسکون ہو جائے گی۔ یہ تجربہ کیا جا سکتا ہے۔ اگر ہم کم از کم پہلے مرحلے میں، یعنی لسانی اسچائی پر عمل کریں، تو ہم نے اپنی زندگی میں مثبت جذبات کی جگہ لے لی ہے۔ اس مقالے میں اسلامی منابع سے استفادہ کرتے ہوئے گام دوم میں خاندان کے استحکام کے عوامل میں سے ایک (خاندانی زندگی میں صداقت کا کردار) کا جائزہ لیا گیا ہے۔

## صداقت کا لغوی اور اصطلاحی معنی

### صداقت کا لغوی معنی

صدق کا لفظ؛ جھوٹ کا مخالف ہے، جو لازم اور متعدی صورت میں استعمال ہوتا ہے (فراہیدی، العین، ج،۵ص ۵۵)۔ بعض اوقات یہ دو مفعول کے ساتھ متعدی ہوتا ہے، جو اس کے استعمال کی شدت کو ظاہر کرتا ہے (مصطفوی، التحقیق فی کلمات القرآن الکریم، ج ،٦، ص۷ ۲۱) صداقت کی اصل لفظ صدق ہے جو جھوٹ کا متضاد ہے۔ فارسی ادب میں راستگويي کو صداقت کے مترادف ہے۔ سچائی کا مطلب ہے صحیح بات کہنا۔ صادق کا فارسی مترادف سچا ہے۔ سچ بولنے والے کو جھوٹے کے مقابلے میں قرار دیا گیا ہے۔ (علی اکبر، لغتنامہ دہخدا، ج،۸ ص۲۱ ۱۱۷) .

### صداقت کا اصطلاحی معنی

مشہور محققین کا خیال ہے کہ کسی لفظ کی سچائی سے مراد اس کا حقیقت کے ساتھ موافق ہونا ہے اور بعض کا یہ بھی خیال ہے کہ سچائی کا مطلب ہے کہنے والے کے عقیدہ یا دونوں سے موافقت کرنا اور جھوٹ اس کے برعکس ہے۔ (فقہ صادق علیہ السلام (روحانی)، ج ۱۴، ص: ۴۲۸، مصباح الفقاہۃ (خوئي)، ج۱، ص: ۳۹۵ ،مکاسب محرمۃ (إمام خمینی)، ج ۲، ص: ۵۲، مختصر المعانی، تفتازانی ص ۳۰)۔ بات کرنا در حقیقت کسی نامعلوم حقیقی امر کو دریافت کرنے کا ایک وسیلہ ہے اور یہ اس وقت؛ جب لوگ ایک دوسرے سے بات کرکے اس وقعیت اور حقیقت کو پا سکیں؛ صداقت کی مثبت قدر؛بدیہیات میں سے ہے کہ جسے ہر کوئی درک کرتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ عقل فطری طور پر سچ بولنے کی خوبي اور جھوٹ کی بدی کو سمجھتی ہے۔ لہٰذا جو چیز اصل میں مطلوب ہے اور انسانی سماجی زندگی کی فطری ضروریات اور مفادات سے ہم آہنگ ہے، وہ صداقت اور کلام کا حقیقت کو کشف کرنا ہے۔

### نفسیات میں صداقت کا معنی

نفسیاتی تجزیے میں صداقت کا اطلاق اس گفتار اور رفتار پر ہوتا ہے کہ شخص کا اپنا قصد و ارادہ اس کی گفتگو اور رفتار کے مواد کے برعکس نہ ہو۔ دوسرے الفاظ میں، وہ شخص صاف اور واضح طور پر بات کرتا ہے۔ (خانوادہ در اسلام و روانشاسی، محمد رضا سالاری فر، ص۱۱٦) .

## صداقت قرآن و روایات کی روشنی میں

### صداقت قرآن کریم میں

قرآن کی نگاہ میں لفظ "صدق" بعض اوقات دوسرے الفاظ کے بعد آتا ہے اور اچھائی اور نیکی کا تصور پیش کرتا ہے۔ جیسے قَدَمَ صِدْقٍ» (یونس، ۲.)، «مُدْخَلَ صِدْقٍ»، «مُخْرَجَ صِدْقٍ» ( اسراء، ۸۰.)، «لِسانَ صِدْقٍ» ( مریم، ۵۰.) ، «وَعْدَ الصِّدْقِ» ( احقاف، ١٦.) ، «مَقْعَدِ صِدْقٍ» ( قمر، ۵۵.) و «مُبَوَّأَ صِدْقٍ». صداقت یعنی حقیقت کے مطابق ہونا؛ اور یہ

ہر چیز کے لیے قابل قدر ہے۔ (قرائتی، محسن، تفسیر نور، ۱۰ جلد.)

## صدق کا قرآنی استعمال

لفظ "صدق" قرآن کریم میں دو طرح استعمال ہوا ہے: بولنے میں سچائی اور کردار میں سچائی۔ بولنے میں سچائی یہ ہے کہ بات واقع کے مطابق ہو۔ کردار میں سچائی یہ ہے کہ انسان کے اعمال اور کردار، اس کی بات یا عقیدہ کے مطابق ہوں، یعنی انسان کا کردار اس کی بات یا عقیدہ کی تصدیق کرے، اگرچہ وہ کوئی بات نہ کرے، لہٰذا سچا آدمی اسے کہا جاتا ہے کہ اگر اس کا کسی بات پر عقیدہ ہے تو اپنے کردار کے مطابق عمل کرے اور اس کا مبالغہ "صدّیق" ہے۔ (مصباح یزدی، اخلاق در قرآن جلد سوم، ص ۳۳۴)..

سورہ مائدہ کی آیت ۱۱۹ میں ارشاد الٰہی ہے: "قَالَ اللَّهُ هَذَا يَوْمُ يَنفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ"، "ارشادِ قدرت ہوگا یہ وہ دن ہے کہ جس میں سچوں کی سچائی ان کو فائدہ پہنچائے گی۔ ان کے لئے ایسے بہشت ہوں گے جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی (دونوں ایک دوسرے سے خوش) یہی سب سے بڑی کامیابی ہے"۔

قرآن کریم مومن مردوں اور عورتوں کی اصداقت کو ان کی نمایاں خصوصیات میں سے ایک شمار کرتا ہے جو عظیم الٰہی انعام کا باعث بنتی ہے۔ الصَّبِرِينَ وَ الصَّدِقِينَ وَ الْقَنِتِينَ وَ الْمُنفِقِينَ وَ الْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ (آل عمران ،۱۷ نیز سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کی تین خصلتیں بیان فرمائی ہیں۔ وَ الْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذا عاهَدُوا وَالصّابِرِينَ فِي الْبَأْساءِ وَالضَّرّاءِ وَ حِينَ الْبَأْسِ أُولئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ». (بقرہ، ۱۷۷) علامہ طباطبائی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مومنین کو دوسری بار متعارف کرایا کہ (اولئک الذین صدقوا) اس لیے کہ سچائی ایک ایسی فضیلت ہے جس میں علم و عمل کی تمام فضایل شامل ہیں، یہ ممکن نہیں ہے کہ کوئی صادق ہو اور اس میں عفت، شجاعت، حکمت اور عدالت، اخلاق فاضلہ کے چار اصول نہ ہوں۔ (ترجمہ تفسیر المیزان، ج۱، ص،۶۵۱)

سورہ حجرات کی آیت ۱۵ میں آیا ہے کہ: «إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ» (حجرات، ۱۵) صاحبانِ ایمان صرف وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے اور پھر کبھی شک نہیں کیا اور اس کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد بھی کیا در حقیقت یہی لوگ اپنے دعویٰ ایمان میں سچّے ہیں۔

اسی طرح سورہ حشر میں ہے: لِلْفُقَراءِ الْمُهاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيارِهِمْ وَ أَمْوالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِنَ اللَّهِ وَرِضْواناً وَ يَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولئِكَ هُمُ الصّادِقُونَ». (حشر، ۸)

اس آیت میں محروم مومنین جو تمام مشکلات کے باوجود ثابت قدم رہے اور اپنے گھروں اور مال سے نکالے گئے اور خدا کی

رضااور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کے علاوہ ان کا کوئی مقصد نہیں تھا۔ مخلص کے طور پر متعارف کرایا گیا ہے۔

اسی طرح سورہ احزاب کی آیت ۲۳ میں ہے: مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُواْ مَا عَاهَدُواْ اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّن قَضَى نَحْبَهُ وَ مِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَ مَا بَدَّلُواْ تَبْدِيلا. (احزاب آیہ ۲۳) مومنین میں ایسے بھی مردِ میدان ہیں جنھوں نے اللہ سے کئے وعدہ کو سچ کر دکھایا ہے ان میں بعض اپنا وقت پورا کر چکے ہیں اور بعض اپنے وقت کا انتظار کر رہے ہیں اور ان لوگوں نے اپنی بات میں کوئی تبدیلی نہیں پیدا کی ہے

## صداقت روایات میں

صداقت ایک عظیم ترین اخلاقی خوبی ہے جسے دینی تعلیمات میں ایک خاص مقام حاصل ہے اور روایات میں مسلمانوں کی سچائی پر تاکید کی گئی ہے اور انہوں نے اسے ایمان اور دین کے اصولوں میں شمار کیا ہے۔

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "عَلَيْکَ بِالْصِّدقِ، فَمَنْ صَدَقَ فی اَقوالِهِ جَلَّ قَدْرُهُ"، "سچ بولو، کیونکہ جو اپنی باتوں میں سچ بولے اس کا مقام بڑھ جاتا ہے"۔ (غرر الحکم، ص ۴۴۶، ح ۵۹) اگر آنحضرتؑ کی اس نورانی حدیث کے بارے میں غور و خوض کیا جائے، اس میں تفکر کیا جائے اور اس کا تجزیہ و تحلیل کیا جائے تو یہ حدیث انسان کے دل میں زیادہ سے زیادہ اثر و رسوخ کر جائے گی۔ جب اس حدیث کو ایمان کے اس نور سے ادراک کر لیا جائے جو دل میں پایا جاتا ہے تو پھر انسان اس حدیث پر شوق سے عمل کرے گا، بلکہ کوشش کرے گا کہ جہاں بھی بولنے کی ضرورت ہو، وہاں سچ ہی بولے۔

جھوٹ گناہوں کی کنجی اور برائیوں کی جڑ ہے، کیونکہ حضرت امام حسن عسکری (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "جُعِلَتِ الخَبائثُ في بَيتٍ و جُعِلَ مِفتاحُهُ الكذبَ"، "(سب) برائیوں کو ایک گھر میں رکھا گیا ہے اور اس کی کنجی، جھوٹ کو رکھا گیا ہے"۔ (بحار الانوار، ج ۷۲، ص ۲۶۳)

یہ ایسی صفت ہے جو آدمی کو لوگوں کی نظر میں ذلیل و خوار اور بے قدر کر دیتی ہے، لوگوں کے درمیان اعتماد کی دیوار کو گرا دیتی ہے، انسان کی شرمساری کا باعث ہے اور لوگوں کے سامنے بے عزت ہونے اور دنیا و آخرت میں برے انجام کا سبب ہے۔ یقیناً جھوٹ کے حرام ہونے اور برے ہونے میں کسی قسم کی بحث و اختلاف نہیں ہے اور شیعہ علماء متفقہ طور پر اور چاروں مآخذ (قرآن، سنّت، عقل اور اجماع) سب اس بات کی تاکید کرتے ہیں کہ جھوٹ حرام ہے۔

## خدا کا محبوب بننا

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سچے شخص کا محبوب ہونا؛ صداقت کے آثار میں سے ایک ہے۔ سچائی اور خدا کے ساتھ دوستی کا براہ راست تعلق ہے۔ کیونکہ اللہ سچ بولنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ انہیں بہترین ہدیہ؛ محبت؛ عطا کرتا ہے۔ امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جب خدا کسی سے محبت کرتا ہے تو اس کے دل میں سچائی ڈال دیتا ہے۔ (غرر الحکم و درر الکلم، ج ۳، ص ۱۶۱.)

## ایمان کا مزہ نہ چکھنا

بہت سے مسائل کے حل کے لیے جن کا تعلق ہماری خواہش نفس اور مادی لذت سے ہے، لہٰذا معنویت کا ذائقہ چکھنا چاہیے۔ معنویت کا ذائقہ چکھے بغیر انسان دنیا کی اچھی لذتوں سے گزر نہیں سکتا؛ بدلہ لینے میں لذت ہے۔ نفس کو ہٹ دھرمی میں مزہ آتا ہے۔ ہوس نفس کی خواہش ہے۔ نفس تکبر اور غرور کے ساتھ بڑا پن محسوس کرتا ہے۔ جب انسان نے معنویت کا ذائقہ چکھ لیا تو وہ دنیا کی لذتوں سے لطف اندوز نہیں ہو سکتا۔ یہاں تک کہ اگر یہ لذتیں اس کی انا کی خواہشات ہوں تو بھی معنویت کے ذائقے کی وجہ سے وہ آسانی سے ان سے گزر جاتا ہے۔ بعض چیزیں انسان کے دل کی تہہ سے ایمان اور معنویت کا ذائقہ غائب کر دیتی ہیں اور ان میں سے ایک جھوٹ ہے۔ امام علی علیہ السلام: کوئی شخص اس وقت تک ایمان کا ذائقہ نہیں چکھتا جب تک کہ وہ جھوٹ کو نہ چھوڑے، خواہ وہ مذاق ہو یا سنجیدہ۔ ( تحف العقول، ج ۲، ص ۲۱۶)

## صداقت؛ تمام کمالات کو حاصل کرنے کا ذریعہ

آخرت کی سعادت کو یقینی بنانے والے عوامل میں سے ایک اصداقت ہے۔ امام علی علیہ السلام: صداقت ہر چیز کی اصلاح کا سبب ہے۔ ( غرر الحکم و درر الکلم جلد۱ صفحہ ۵۹ ) صادق اور سچا انسان وہ ہوتا ہے جس میں ضد اور خود غرضی نہ ہو؛ جب وہ حقیقت کو درک کرتا ہے اور جو کچھ اس نے دیکھا اور سمجھا ہے اس کا اظہار پوری جرات کے ساتھ کرتا ہے۔ یقیناً، بہت سے لوگ یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ اگر وہ سچائی کو سمجھتے ہیں، تو وہ اسے قبول کریں گے اور اس پر عمل کریں گے۔ جبکہ وہ ایسے نہیں ہیں۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ يَا دَاوُدُ، إِنَّ خِصَالَ الْمَكَارِمِ بَعْضُهَا مُقَيَّدٌ بِبَعْضٍ، يَقْسِمُهَا اللَّهُ حَيْثُ يَشَاءُ، تَكُونُ فِي الرَّجُلِ، وَ لَا تَكُونُ فِي ابْنِهِ، وَ تَكُونُ فِي الْعَبْدِ، وَ لَا تَكُونُ فِي سَيِّدِهِ: صِدْقُ الْحَدِيثِ، وَ صِدْقُ النَّاسِ، وَ إِعْطَاءُ السَّائِلِ، وَ الْمُكَافَأَةُ بِالصَّنَائِعِ، وَ أَدَاءُ الْأَمَانَةِ، وَ صِلَةُ الرَّحِمِ، وَ التَّوَدُّدُ إِلَى الْجَارِ وَ الصَّاحِبِ، وَ قِرَى الضَّيْفِ، وَ رَأْسُهُنَّ الْحَيَاءُ (الأمالی، شیخ طوسی، ص۳۰۱ ). امام صادق علیہ السلام نے داؤد بن سرحان سے فرمایا: اے داؤد! اخلاق کی کچھ خوبیاں دوسروں پر منحصر ہیں اور ایک دوسرے سے متعلق ہیں، جنہیں خدا تقسیم کرتا ہے۔ بعض اوقات یہ صفات آدمی میں ہوتی ہیں لیکن اس کے بیٹے میں نہیں ہوتیں یا بعض اوقات غلام میں ہوتی ہیں لیکن اس کے آقا میں نہیں ہوتیں۔ ان میں یہ ہیں: عمل میں لوگوں کے ساتھ سچا ہونا، اور غریبوں کو انکی درخواست پر معاف کرنا اور دوسروں کی بھلائی کے مقابلے میں ان سے نیکی کرنا۔ امانت ادا کرنا، صلہ رحم کرنا، پڑوسی سے محبت کرنا، مہمان کا استقبال کرنا اور ان سب سے بڑھ کر تواضع ہے۔

حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے رہبر معظم فرماتے ہیں: ہمارے ملک میں بہت سے مسائل اس صفت کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں، یہ کہ صداقت نہیں ہے۔ اور روایت کے تسلسل میں انہوں نے کہا: "صدق الناس" سے مراد لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا ہے۔ لوگوں کے ساتھ معاملہ کرتے وقت انسان کو صادق ہونا چاہیے۔ لوگوں کے ساتھ چالوں، جھوٹ، فریب اور اسی طرح کا معاملہ نہ کریں۔ اگر ہم اپنے مختلف مسایل؛ سماجی، سیاسی، انتخابات وغیرہ میں اس ایک چیز کا رعایت کریں تو دیکھیں کہ

دنیا کتنی خوشحال ہو گی۔ (بیانات در ابتدای درس خارج فقه در باره صفت های برجسته اخلاق، ۱۳۹۷/۱۲/۱۲)

اگر بیوی اپنے شوہر کے ساتھ صادق ہو اور شوہر اپنی بیوی کے ساتھ صادق ہو تو خاندان کے بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے۔

لوگوں کے کمال اور درست ہونے کا معیار

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز اور روزے کی کثرت، حج، زکوۃ، اور بعض لوگوں کی رات کی عبادت کے شور کو نہ دیکھو، بلکہ ان کو سچائی سے جانچو۔ اور امانت کے ادا کرنے سے. (عیون اخبار الرضاے، ج۱، ص ۵۶، ح ۱۹۷.)

## خاندانی زندگی میں صداقت کے آثار

صداقت ایسی اچھی صفت ہے جو انسان کی فطرت کے مطابق ہے، اسی لیے جو آدمی سچ بولتا ہے لوگ اس سے محبت کرتے ہیں، بلکہ جھوٹ بولنے والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں، اس پر اعتماد کرتے ہیں، اس سے مشورہ لیتے ہیں اور اس کی عزت و احترام کرتے ہیں، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ آدمی جھوٹ نہیں بولتا، اگر اس سے مشورہ لیا جائے تو دل کے اخلاص اور سچی زبان سے مشورہ دے گا۔

سچائی کیونکہ انسان کے باطن کو اس کے ظاہر کے مطابق بنا دیتی ہے تو لوگ سچے آدمی کے پاک باطن کی وجہ سے اس کا احترام کرتے ہیں، اس لیے کہ وہ شخص جو کچھ زبان سے بول رہا ہے اس کے دل میں اور حقیقت میں وہی بات ہے، جبکہ جھوٹ بولنے والے آدمی کا ظاہر اس کے باطن کے خلاف ہوتا ہے، اس کے دل میں کچھ ہوتا ہے اور زبان سے کچھ اور بولتا ہے، اسی لیے لوگوں کی نظر میں اس کی کوئی عزت نہیں ہوتی اور اگر لوگ اس کا احترام یا اس پر بھروسہ کرتے ہیں اس لیے کہ سچ کی اہمیت اس قدر زیادہ ہے کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب (علیہ السلام) فرماتے ہیں: "النَّجاةُ مَع الصَّدقِ"، "نجات سچائی کے ساتھ ہے"۔ (غرر الحکم، ص ۷۴، ح ۹۴۸)؛ یہاں پر صداقت کے مہم آثار ذکر کرتے ہیں۔

لوگوں کا حسن اعتماد

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں: يَكْتَسِبُ الصّادِقُ بِصِدْقِهِ ثَلاثاً، حُسْنُ الثِّقَةِ وَ الْمَحَبَّةُ لَهُ وَالْمَهابَةُ مِنْهُ (عیون اخبار الرضاے، ج۱، ص ۵۶، ح ۱۹۷.) سچے آدمی کو اس کی سچائی کی وجہ سے تین چیزیں ملتی ہیں: لوگوں کا حسن اعتماد، محبت اور دوستی، اور عزت اور شخصیت۔ خاندانی زندگی کے مضبوط عوامل میں سے زوجین کا ایک دوسرے پر اعتماد ہے۔ شوہر اور بیوی کو ایک دوسرے کا اعتماد جیتنا چاہیے؛ ایک بار بھروسہ مل جائے تو محبت مستحکم ہو جاتی ہے۔ صداقت؛ خاندان اور معاشرے کے بہت سے مسائل کو حل کرتی ہے، مقصد تک پہنچنے کا راستہ آسان بناتی ہے اور تحقیق کے کمر توڑ اخراجات کو کم کرتی ہے۔ یہ قانونی مقدمات کے حجم کو کم کرتی ہے اور لوگوں کو ذہنی سکون دے کر مختلف لوگوں سے جھوٹ بولنے کے امکان کی وجہ سے پیدا ہونے والی

پریشانیوں کو دور کرتی ہے۔ اور یہ لوگوں کے درمیان محبت اور دوستی کے بندھن کو مضبوط کرتی ہے اور انسان کو شخصیت اور وقار دیتی ہے۔

## جذب محبت

اپنے جیون ساتھی سے محبت ایک ایسا تحفہ ہے جو خدا میاں بیوی کو شادی کے آغاز میں دیتا ہے۔: وَجَعَلَ بَینَکُم مَوَدَّةً وَ رَحمَةً (سورہ روم، آیہ ۲۱) اگر آپ اپنی بیوی کی محبت کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو آپ کو اپنا رویہ پیار بھرا بنانا چاہیے۔ علامہ طباطبائی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر المیزان میں کہا ہے: لفظ محبت کا تقریباً معنی وہ محبت ہے جس کا اثر عمل میں نظر آتا ہے۔ (ترجمہ تفسیر المیزان، علامہ طباطبایی ج،۱۶ ص، ۲۵۰) محبت کے استحکام کے عوامل میں سے صداقت ہے۔ مشترکہ زندگی میں صداقت اولین ضرورت ہے اور نئے جوڑوں کے درمیان محبت پیدا کرنے اور برقرار رکھنے میں ایک اہم عنصر ہو سکتا ہے۔ اسی طرح بے ایمانی اور جھوٹ میاں بیوی کے درمیان شکوک و شبہات پیدا کرنے کا سبب بن سکتے ہیں۔

## شخصیت اور اعتبار

محبت ایجاد کرنے والے رویوں کی فہرست میں شامل رویوں میں سے ایک صداقت ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم اپنے بچوں کی عزت کریں تو ہمیں صداقت کے قانون پر عمل کرنا چاہیے۔ کیونکہ انسان کے وقار میں اضافہ کرنے والے عوامل میں سے ایک سچائی ہے اور اس کے برعکس جھوٹ بولنا انسان کو ذلیل و رسوا کرتا ہے۔ امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: سچا شخص نجات اور عظمت کی دہلیز پر ہے اور جھوٹا ذلت و رسوائی کے کنارے پر ہے۔ (نہج البلاغہ، خطبہ ۸۶)

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں: یَکتَسِبُ الصّادِقُ بِصِدْقِهِ ثَلاثاً، حُسْنُ الثِّقَةِ وَ الْمَحَبَّةُ لَهُ وَالْمَهابَةُ مِنْهُ (عیون اخبار الرضا، ج۱، ص ۵۶، ح ۱۹۷) سچے آدمی کو اس کی سچائی کی وجہ سے تین چیزیں ملتی ہیں: لوگوں کا حسن اعتماد، محبت اور دوستی، اور عزت اور شخصیت۔ بدقسمتی سے، کچھ والدین صداقت کو صرف بڑوں کے سلسلے میں ضروری سمجھتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ کسی بھی وجہ اور بہانے سے بچوں سے جھوٹ بولنا جائز ہے، لیکن یہ جھوٹ نہ صرف بچوں کے والدین کے ساتھ جذباتی اور احساساتی تعلق کو تباہ کر دیتے ہیں، بلکہ یہ جھوٹ سکھانے کی ایک شکل ہے، اور وہ بھی عملی طور پر۔

## زندگی میں سکون

جتنی محبت خاندان کی طاقت اور قوت میں کردار ادا کرتی ہے اتنی ہی صداقت بھی کارگر ہوتی ہے۔ اگر مرد اپنی بیوی اور خاندان کے ساتھ سچا ہے اور عورت اپنے شوہر کے ساتھ سچی ہے تو ان کی زندگی پرسکون ہوگی۔ رسول خدا فرماتے ہیں۔ :إِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِینَةٌ، وَإِنَّ الكَذِبَ رِیبَةٌ. (نہج الفصاحہ، ص۵۴۹، ح ۱۸۶۴)۔ سچائی اعتماد اور امن ہے، اور جھوٹ شک ہے؛ جب آپ سچ بولتے ہیں تو اطمینان اور سکون محسوس کرتے ہیں، کیا ایسا نہیں ہے؟ اگرچہ آپ جانتے ہیں کہ یہ صداقت اور سچائی آپ کو

وہ چیز دے گی جو آپ نہیں چاہتے، آپ فکر مند اور پریشان نہیں ہوتے اور آپ کو کوئی خوف نہیں ہوتا۔

ہم حدیث کو "سچ؛سکون ہے اور جھوٹ؛شک ہے" کو دوسرے طریقے سے سمجھ سکتے ہیں۔ جب ہم سچے لوگوں کے ساتھ بات اور معاشرت کرتے ہیں، تو ہم سکون اور اطمینان محسوس کرتے ہیں۔ اور جب ہم جھوٹے کے ساتھ بات کرتے اور معاشرت کرتے ہیں تو ہمیں شک اور خوف محسوس ہوتا ہے۔ میرے ساتھ تصور کرو اگر جھوٹ اور شک سماج پر راج کرے تو اس معاشرے کا کیا حال ہوگا؟ لوگ اس میں کیسے زندگی گذارتے ہیں؟! اور سوچئے کہ اگر معاشرے پر سچائی، اطمینان اور سکون کی حکمرانی ہو تو معاشرے پر کس حد تک بھروسہ کیا جا سکتا ہے؟! آپ کس معاشرے کا انتخاب کریں گے؟، اس لیے پہلے اپنے آپ سے شروع کریں تاکہ آپ کے گرد ونواح کو بہتر بنایا جاسکے۔

## الٰہی رحمت کو جذب کرنا

خاندانی ماحول میں سچائی کی حکمرانی؛ خدا کی رحمت کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے، اور دوسری طرف، بے ایمانی اور جھوٹ خدا کے غضب کے عوامل ہیں۔

## خاندانی زندگی میں جھوٹ کے آثار

یہاں بہتر ہے کہ جھوٹ کے بعض برے اثرات پر بات کی جائے تاکہ ہمیں جھوٹ سے بچنے کی خاطر خواہ ترغیب مل سکے۔

## طرف مقابل پر بے اعتمادی

مشترک زندگی کی بنیادوں میں سے ایک؛ باہمی اعتماد ہے۔ اگر میاں بیوی کا اعتماد ختم ہو جائے تو ان کی تمام رفتار و گفتار ایک دوسرے کے لیے بی معنی ہو جاتے ہیں۔ اور باہمی اعتماد کو تباہ کرنے والا بنیادی عنصر جھوٹ ہے۔ امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص جھوٹ بولتا ہے اس کا اعتبار کم ہو جاتا ہے۔ (غرر الحکم، ص۲۲۰) شوہر یا بیوی میں صداقت کا فقدان خاندانی ماحول میں بداعتمادی اور بدبینی کا باعث بنتا ہے اور اختلاف کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

باہمی تعلقات میں اعتماد کو ختم کرنے میں جھوٹ کے اثر کی وجہ سے، دین کے اولیاء (ع) نے سچ بولنے اور جھوٹ سے بچنے پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔ جھوٹ، لوگوں کو ایک دوسرے پر اعتماد سے محروم کرتے ہوئے، بہت سی خرابیوں اور بہت سے منفی نتائج کی بنیاد ہے۔

## جھوٹا؛ منافقین کے صف میں

جھوٹا انسان آہستہ آہستہ منافقوں کی صف میں شامل ہو جاتا ہے کیونکہ جھوٹ بذات خود منافقت کی شاخ ہے۔ امیر المومنین علی علیہ السلام ایک حدیث میں فرماتے ہیں۔ :اَلْکِذْبُ یُؤَدِّی اِلَی النِّفاق. (غرر الحکم، ص۹۳) جھوٹ لوگوں کو منافقت کی طرف لے جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک جھوٹ نفاق کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ (

سیوطی، الدر المنثور، ج٦، ص٤٠) ایک جھوٹا اپنے آپ کو سچ بولنے والے کا روپ دھارتا ہے اور اپنے الفاظ کو حقیقت کے طور پر پیش کرتا ہے۔ جب وہ اندر سے کچھ اور کہہ رہا ہوتا ہے، ظاہر و باطن کا یہ دوغلا پن آہستہ آہستہ اس کے دوسرے اعمال اور طرز عمل میں پھیل جاتا ہے اور اسے ایک مکمل منافق بنا دیتا ہے۔ (مکارم شیرازی، ناصر، اخلاق در قرآن، ج٣، ص٢٣٢).

## محبت آمیز سلوک کا نقصان

اس وقت؛ پیار اور احترام والا برتاؤ جو ہر زندگی کا آب حیات ہے، اپنی تاثیر کھو دیتا ہے، کیونکہ جھوٹے کی بیوی سمجھتی ہے کہ اس کی محبت اور احترام غیر حقیقی ہے۔ اور جھوٹ کے تباہ کن ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ جھوٹ بولنے والے کی بیوی خیانت محسوس کرتی ہے، کیونکہ جھوٹ خیانت کی ایک شکل ہے۔ امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: صداقت؛ امانت ہے اور جھوٹ خیانت ہے۔ (صدوق، الخصال، ج٢، ص٥٠٥)

## شخصیت اور احترام کی بربادی

جس طرح صداقت انسان کو عزت بخشتی ہے۔امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: صداقت عزت کا ذریعہ ہے۔ (کلینی، الکافی، ج١، ص٢٦)

خاندانی ماحول میں عزت کی دیوار ٹوٹنے سے زندگی کی بنیاد انتہائی کمزور اور متزلزل ہو جائے گی۔ یقیناً جھوٹ بولنے سے نہ صرف لوگوں کے سامنے انسان کی کردار کشی ہوتی ہے بلکہ انسان کو خدا اور آسمانی فرشتوں کے سامنے بھی ذلیل کرتا ہے۔ امیر المومنین علی (ع) نے فرمایا: جھوٹے کو اپنے جھوٹ سے تین چیزیں حاصل ہوتی ہیں: خدا کا غضب، لوگوں کی توہین اور فرشتوں کی دشمنی۔ (غرر الحکم، ص٢٢١).

## فقر

آپ معنوی سنتوں پر توجہ دیے بغیر زندگی نہیں گذار سکتے۔ کائنات؛ سنتوں سے چلتی ہے جنہیں تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ فلن تجد لسنت الله تبدیلا. (سورہ فاطر، ٣٥)۔ معنوی سنتوں میں سے ایک یہ کہ ان کا زندگی کے اعمال پر اثر ہے یہ اثرات منظرِ قیامت پر ہمارے اعمال کے نتائج کے علاوہ ہیں۔ سزا اور جزا کے علاوہ جو ہم اپنے اعمال کے نتیجے میں روزِ قیامت دیکھیں گے، اسی دنیا میں ہمارے رویے اور بول چال کے بھی نتائج ہوں گے۔ جھوٹ بولنا ان اعمال میں سے ایک ہے اور اس کے روحانی اثرات میں سے ایک غربت ہے، امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: جھوٹ کی عادت غربت کا باعث بنتی ہے۔ (الخصال، ج٢، ص٥٠٤).

## حق کے راستے سے انحراف

جھوٹا جھوٹ بولنے سے باز نہیں آتا بلکہ جھوٹ اسے راہ راست سے بھٹکا دیتا ہے۔ علی علیہ السلام نے فرمایا: جھوٹ بولنے سے

بچو، کیونکہ جھوٹ انسان کو حق سے بھٹکا دیتا ہے اور حق سے بھٹک کر آگ کی طرف لے جاتا ہے۔ (جامع الاخبار، ص۱۴۸) اس کے علاوہ اس سے دوسری برائیاں بھی پیدا ہوں گی۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: خدا نے برائی کے لیے تالے رکھے ہیں اور ان تالوں کے لیے کنجیاں رکھی ہیں، تمام تالوں کی کنجی شراب ہے۔ (کلینی، الکافی، ج۲، ص۳۳۹) نفاق انہی برائیوں میں سے ایک ہے، امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: جھوٹ نفاق کی طرف لے جاتا ہے۔ (غرر الحکم، ص۲۲۰).

## خاندانی روابط میں جھوٹ بولنے کے اسباب

اس مقام پر، میں ان عوامل کا ذکر کر رہا ہوں جو جھوٹ بولنے کا سبب بنتے ہیں۔

### خوف

عورت اس لیے جھوٹ بولتی ہے کہ وہ اپنے شوہر سے ڈرتی ہے، در حقیقت یہ ہمارا طرز عمل ہے جو ہمارے ارد گرد کے لوگوں کو جھوٹ بولنا سکھاتا ہے۔ ہمیں خوف کی جگہ کو کم سے کم کرنا چاہیے اور دوسروں کی غلطیوں سے ہمیشہ اس طرح نمٹنا چاہیے کہ وہ جھوٹ بولنے پر مجبور نہ ہوں۔ البتہ انسان کو خود معلوم ہونا چاہیے کہ جھوٹ بولنا اسے بچانے کا ذریعہ نہیں ہے۔ اگر کسی عورت کو لگتا ہے کہ اس کا شوہر اس سے جھوٹ بول رہا ہے یا کسی مرد کو لگتا ہے کہ اس کی بیوی اس سے جھوٹ بول رہی ہے اور ان میں سے ہر ایک کو لگتا ہے کہ دوسرا اپنی محبت کے اظہار میں مخلص نہیں ہے تو محبت کی بنیادیں کمزور ہو جائیں گی۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ محبت قائم رہے تو بھروسہ رکھیں، اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ زندگی قائم رہے تو آپ کو محبت کو برقرار رکھنا چاہیے۔ (محمد جواد حاج علی اکبری، مطلع عشق (توصیہ ہای آیت اللہ خامنہ ای در مراسم خطبہ عقد، خطاب بہ زوج ہای جوان)، ص۷۵.)

### مصلحتی جھوٹ

جھوٹ بولنا فطری طور پر ایک انتہائی بری چیز ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ بعض غیر معمولی معاملات میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص سچ بولے تو بہت بڑا فتنہ اور فساد برپا ہو جاتا ہے۔ یقیناً، زیادہ تر جھوٹ جن کی ہم اجازت جاری کرتے ہیں وہ فائدے کے جھوٹ ہوتے ہیں، جو عام طور پر عوامی ذہن میں مفید جھوٹ کے ساتھ الجھ جاتے ہیں۔ امام صادق علیہ السلام جھوٹ کو صرف دو خاص صورتوں میں جائز سمجھتے ہیں۔«الْكَذِبُ مَذْمُومٌ إِلَّا فِي أَمْرَيْنِ دَفْعِ شَرِّ الظَّلَمَةِ وَ إِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ» اول، مسلمانوں کی جان بچانے کے لیے اور دوم، ضعف البین کی اصلاح کے لیے۔ مثال کے طور پر اگر میاں بیوی کے درمیان فاصلہ ہو۔ یہ ہے کہ ان دونوں کو ایک ساتھ لانے کا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے، ہم ان دونوں کو پیار اور خوشگوار الفاظ کا حوالہ دے کر اکٹھا کر سکتے ہیں۔ حالانکہ یہ الفاظ ایک سے دوسرے کبھی نہیں کہے گئے ہیں۔ (علیرضا اعرافی؛ اصول روابط خانوادگی، ص۴۲۸.)

### لوگوں کے جھوٹ کو نظر انداز کرنا

جب ہم خاندان کے کسی فرد کے جھوٹ کا مشاہدہ کرتے ہیں، تو ہمیں محتاط رہنا چاہیے کہ ہم اپنے شریک حیات یا بچے کے جھوٹ کو واضح بیان نہ کریں۔ تاکہ اس عمل سے اسے جھوٹ کے کنویں میں بند نہ کر دیا جائے۔اس کے برعکس ہمیں اس کی غلطی پر پردہ ڈالنا چاہیے اور مسلسل دکھاوا کرنا چاہیے کہ کوئی جھوٹ نہیں بولا گیا۔

## وعدے کی وفا کرنا

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: «أَفْضَلُ الصِّدْقِ الْوَفَاءُ بِالْعُهُودِ» (علی بن محمد لیثی واسطی، عیون الحکم والمواعظ، ص ۱۱۹.) سب سے زیادہ صداقت؛ وعدوں کی پاسداری ہے۔ عظیم لوگ دیر سے وعدہ کرتے ہیں لیکن جلدی وعدہ وفا کرتے ہیں۔ ان وعدوں اور جھوٹ کے پیچھے جوان کو درست ثابت کرنے کے لیے کہے جاتے ہیں۔ اس سے خاندان کے اعتماد اور تحفظ کی فضا خراب ہوتی ہے اور یہ خاندان کی تشکیل کے اہم ترین مقصد یعنی سکون کا حصول کے لیے ایک بڑا خطرہ ہے۔

نکاح کے معاملے میں وعدے کی وفا میں وہ شرائط اور ذمہ داریاں شامل ہیں جو منگنی کے وقت کیے جاتے ہیں اور اس میں وہ وعدے بھی شامل ہیں جو شادی کے بعد مرد اور عورت کے درمیان کیے جاتے ہیں۔(علیرضا اعرافی؛ اصول روابط خانوادگی، ص ۴۳۰)۔

جب بچوں کی پرورش کی بات آتی ہے تو بچے کسی وعدے کو پورا نہ کرنے کو جھوٹ سمجھتے ہیں، اس لیے ہمیں اپنے وعدوں سے محتاط رہنا چاہیے۔ اگر ہم وعدوں کو پورا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے تو ہمیں اس کی بات ہی نہیں کرنی چاہیے۔اگر ہم بولیں گے تو ہم اپنا وعدہ پورا کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچوں سے محبت کرو، ان کے ساتھ حسن سلوک کرو، اور جب تم ان سے وعدہ کرو تو اسے پورا کرو۔ (مجلسی، بحار الانوار ج۱، ص ۹۲.).

## عزت کی حفاظت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جھوٹا جھوٹ نہیں بولتا سوائے اس ذلت کے جو اس میں ہے۔ جھوٹ کی پہلی وجہ یہ ہے کہ انسان میں عزت کا احساس نہیں ہے اور وہ ایک گھٹیا شخص ہے۔ وہ ایک عاجز شخص ہے؛۔اس کی کوئی عزت نفس نہیں ہے پس اگر ہم دوسروں کی تذلیل پر تذلیل کرتے ہیں تو ان کی یہ تذلیل ان کے جھوٹ کا سبب بن جاتی ہے۔ پست لوگ آسانی سے جھوٹ بولتے ہیں لیکن وہ شخص جو عزیز ہے واور اس میں عزت کا احساس ہوتا ہے وہ کم جھوٹ بولتا ہے۔ عزت نفس کو برقرار رکھنا؛ میاں بیوی کے جھوٹ بولنے کی دوسری وجوہات میں سے ایک ہے، بعض اوقات لوگوں کی خود اعتمادی کم ہونے کی وجہ سے یا یہ سوچتے ہیں کہ وہ اپنے شریک حیات کی عزت اور مثبت توجہ کھو سکتے ہیں، وہ مختلف مسائل کے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں۔

## ہمسر کا برتاؤ

بعض اوقات آپ کے شریک حیات کے جھوٹ بولنے کی وجہ آپ اور آپ کا رویہ ہے۔ آزمایش کریں اور دیکھیں کہ آپ کے شریک حیات کے جھوٹ کا آپ کے رد عمل سے کیا تعلق ہے۔ غیر ضروری سختی، غیر ضروری حساسیت اور سخت کنٹرول، الزام

تراشی وغیرہ کاایک نتیجہ؛ جھوٹ سے متوسل ہونا ہے۔ درحقیقت آپ کی بیوی آپ کے کچھ رویوں کی وجہ سے جھوٹی ہو گئی ہے۔ بہت سے لوگ کچھ حقائق کو چھپاتے ہیں اور اپنے شریک حیات کی حالت کا احترام کرنے کے لیے کچھ واقعات نہیں بتاتے، جب کہ ان کے شریک حیات کو پتہ چلے گا تو وہ زیادہ غصے اور تکلیف میں ہوں گی۔

نجات پانا

ایک شخص کسی چیز یا کسی سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہے، لہٰذا وہ جھوٹ بولتا ہے. سب سے زیادہ، یہ بچوں اور میاں بیوی کے ساتھ معاملات میں ہوتا ہے۔ جب کوئی پارٹی ہو اور بچہ تنگ کر رہا ہو۔ وہ اسے کہتا ہے کہ اگر تم اچھے بچے ہو تو میں تمہیں ایک اچھا انعام دوں گا۔ ہم پوچھتے ہیں کہ آپ انعام خریدتے ہیں؟ وہ کہتا ہے: اس کا انعام ایک طمانچہ ہے کہ ہجوم والی پارٹی میں اتنا کچھ کرنا بند کر دے؛ یہ جھوٹ ہے۔ میری والدہ نے مجھے بلایا اور کہا: عبداللہ، میں تمہیں کچھ دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے کیا دینا چاہتی ہو؟ میری والدہ نے کہا: کھجوریں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم نے اسے وہ نہ دیا جو تم نے اس سے کہا تو تم نے جھوٹ بولا ہے۔ (کنز العمال، المتقی الہندی، جلد ۳، صفحہ ۷ ۱۱۳، حدیث ۳۲۴۳)

تفریح

تفریح جھوٹ کے عوامل میں سے ایک ہے۔ کچھ لوگ ہنسانا چاہتے ہیں اور جھوٹ بولنا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ اپنی واقعات بیان کرتا ہیں تاکہ دوسرے ہنسیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «يَا أَبَاذَرٍّ وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِکَ بِهِ الْقَوْمَ- وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَه» رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا: اے ابوذر، ہلاکت ہے اس کے لیے جو جھوٹ بولے تاکہ لوگ اس کی باتوں پر ہنسیں، ہلاکت ہو اس کے لیے، ہلاکت ہو اس کے لیے۔ (بحار الانوار، جلد ۷۴، صفحہ ۹۰)

جھوٹ کے بارے میں اہم نکات

یہاں مجھے کچھ اہم نکات دہرانے کی ضرورت ہے۔

خاندان کو جھوٹا وعدہ دینا

بعض روایات میں گھر والوں سے ارادے کے بغیر وعدہ کرنا جھوٹ کی مباح صورتوں میں شمار ہوتا ہے۔ امام صادق علیہ السلام سے درج ذیل منقول ہے: جھوٹے سے ہر جھوٹ کا حساب لیا جائے گا، سوائے تین صورتوں کے جھوٹ کے... ایک آدمی جو اپنے گھر والوں سے وہ وعدہ کرے جو وہ ان کے لیے نہیں کرنا چاہتا۔ (گزیدہ کافی، ج۱، ص: ۲۵۵).

کیا ہر سچی بات بتانی چاہیے؟

حضرت علی علیہ السلام ہمیں اس سلسلے میں ایک معیار بتاتے ہیں۔ متقیوں کی صفات میں فرماتے ہیں: «مَنطِقِهُمُ الصَّوَاب»

(سید رضی، نہج البلاغہ (صبحی صالح)، ص ۳۰۳.) یعنی متقیوں کی منطق درست ہے۔ سخن مناسب اور با موقع ہونا چاہیے اور نامناسب بولنا بعض اوقات بہت سے مسائل کا باعث بنتا ہے اور انہی لغزشوں کا باعث بنتا ہے جن سے بچنے کے لیے جھوٹ بولنا بھی جائز ہے۔ماہر نفسیات کا کہنا ہے کہ، "وہ چیز جو اکثر غلطی کے لیے کھلتی ہے وہ منہ ہے۔ ہم کیوں بھول جاتے ہیں کہ بات کرنے کے لیے کبھی دیر نہیں ہوتی؛ لیکن جو کہا تھا، ایک لمحے کے بعد بھی اسے واپس لینے میں بہت دیر ہو چکی ہے۔.(سید ضیاء الدین صدری، آیینہ ازدواج وروابط ہمسران، ص ۳۳۵.) البتہ واضح رہے کہ بعض اوقات کچھ مسائل کو چھپانا یا جذبات کا اظہار نہ کرنا بھی غلطی ہے۔

## فقہاء کی نظر میں مذاق کے طور پر جھوٹ بولنا

کیا مذاق میں جھوٹ بولنا حرام ہے، اور بنیادی طور پر، کیا مذاق میں جھوٹی باتیں کہنا جھوٹ سمجھا جاتا ہے؟ جھوٹ کا ایک معیار ہوتا ہے، اور وہ یہ ہے کہ مخاطب خلاف واقع بات کو واقعی سمجھتا ہے، اور اگر اس بات کا کافی ثبوت ہو کہ خبر سچ نہیں ہے، تو جھوٹ کا ادراک نہیں ہوگا۔ اس بنا پر اگر کوئی ایسی بات کہے جو طنز و مزاح کے مقصد سے درست نہ ہو اور سامعین کو بھی معلوم ہو کہ یہ پیغام خالصتاً مذاق کے طور پر کہا گیا ہے اور اس میں کوئی صداقت نہیں ہے تو یہ جھوٹ نہیں ہوگا۔ لیکن احادیث میں مذاق کے طور پر جھوٹ بولنا بھی قابل مذمت اور حرام ہے۔ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: «لا یجد عبد طعم الایمان حتی یترک الکذب هزله و جده. (اصول کافی، ج ۴، باب الکذب، ح ۱۱).

کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کا ذائقہ نہیں چکھ سکتا جب تک کہ وہ جھوٹ کو نہ چھوڑے، خواہ مذاق ہو یا سنجیدہ۔" امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنے فرزند سے فرمایا: «اتقوا الکذب الصغیر منه و الکبیر فی کل جد و هزل (اصول کافی، ج ۴، باب الکذب، ح ۲). چھوٹے، بڑے، سنجیدہ اور جھوٹے مذاق سے پرہیز کرو۔

مذاق میں جھوٹ بولنا انسان کو سنجیدگی سے جھوٹ بولنے کی جسارت کرتا ہے۔امام خمینی (رح) چالیس احادیث میں فرماتے ہیں: "ایک چیز جس سے انسان کو آگاہ ہونا چاہیے وہ یہ ہے کہ جھوٹ کو مذاق کے طور پر خبروں میں جھٹلایا گیا ہے، اور اسے ترک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اس کی حرمت کے بارے میں علماء کرام فتویٰ دیتے ہیں۔ (چہل حدیث، ص ۴۷۲).

رہبر معظم کے تعلیمی رسالے میں کہا گیا ہے کہ لطیفے اور جھوٹ کی دو قسمیں ہیں: دوسری قسم کے لطیفوں میں جھوٹی خبریں نہیں دی جاتیں، جھوٹ بذات خود ایک شوخی اور مزاق ہے؛ جیسے لطیفے، حکایات اور قصے، لہذا یہ باطل ہونے کی وجہ سے حرام نہیں ہے۔ اگرچہ وہ دوسرے طریقے سے حرام ہو سکتے ہیں۔ ایسی جگہ جس کے پیچھے مفسدہ ہوتا ہے۔.(درس "بیست ویکم" از جلد دوم «رسالہ ی آموزشی)

## نتیجہ

لہذا صداقت انسان کی مطلوبہ اور اعلیٰ صفات میں سے ہے اور سچائی خدائی تزکیہ اور آبیاری کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہے۔ نیز

سچائی کا حصول انسان کی آبیاری اور جرائم اور برے کاموں سے بری ہونے کا باعث بنتا ہے۔ جیسا کہ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: پس چونکہ آپ کی روحانی تدبیر افکار، عقائد اور اخلاق کے اعتبار سے عدل و انصاف اور درستگی پر مبنی تھی اور آپ کے بیانات اور دعوے اپنے معنی اور باطنی معنی کے مطابق ہوتے تھے۔ یقیناً آپ کے لیے صداقت کا مقام ثابت ہو جائے گا اور یہ صدق کا وہ ادنیٰ ترین درجہ ہے جس میں زبان اور دل میں ذرا سی بھی مخالفت اور تضاد نہیں ہے۔ اور اسی معیار اور تعریف کے ساتھ ایک صادق شخص اور وہ جو تعریف میں آیا ہے اس شخص کی طرح ہے جو مرنے کی حالت میں ہے۔ مرنے والا شخص اپنی مرضی سے یا نا چاہتے ہوئے روحانیت کی دنیا کا رخ کرتا ہے اور مادّہ و صورت کی دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے، ایک صادق بھی ہر حال، قول و فعل میں سو فیصد صداقت اور درستگی اور سچائی کی پیروی کرتا ہے اور مظاہروں، جھگڑوں اور لڑائیوں سے اجتناب کرتا ہے۔ اور لوگوں کی خواہشیں گذر جاتا ہے۔

وجود اور انسانی زندگی کے تمام مراحل میں صداقت اور سچائی کا ادراک ہونا چاہیے۔ یعنی افکار و عقیدہ کے لحاظ سے، مزاج اور جسمانی صفات کے لحاظ سے، طرز عمل اور اعمال و افعال کے لحاظ سے اور قول و فعل کے لحاظ سے، اگر انسان کی تمام حرکات و سکنات اور اور اس کے تمام حالات ؛درستگی اور سچائی پر مبنی ہوں۔ بے شک اس نے سعادت کا سرمایہ اور سعادت کی بنیاد اور کمال اور انسانیت کا راستہ حاصل کیا ہے۔ پس سچائی اس صورت میں ثابت اور ثابت ہو جاتی ہے کہ انسان جھوٹ، فریب، چالوں اور انحرافات، افکار، اعمال اور مظاہروں میں انحراف، دکھاوے، خود پسندی، ہوائی عبادت، طاغوتی اور دیگر خیالات، طرز عمل سے بچتا ہے۔ ایسے اعمال اور الفاظ جو حق کے خلاف ہوں سے دوری اختیار کرتا ہے اور اپنے آپ کو ہر قسم کی غلط اور بد صورتی سے پاک اور پروان چڑھائیں۔

## منابع


۱) قرآن مجید

۲) نہج البلاغہ

۳) خمینی، روح اللہ، المکاسب المحرمہ، تیسرا ایڈیشن، قم، ۱۴۱۵ھ۔

۴) قراتی، محسن، تفسیر نور، مرکز فرہنگی درسہایی از قرآن، تہران، پہلا ایڈیشن، ۱۳۸۸ش.

۵) تمیمی آمدی، عبدالواحد، غرر الحکم و درر الکلم، درار الکتاب الاسلامی، قم، دوسرا ایڈیشن، ۱۴۱۰ ہجری۔

۶) کلینی، محمد بن یعقوب، گزیدہ اصول کافی، محمد باقر بہبودی، پہلا ایڈیشن، تہران، مرکز انتشارات علمی و فرہنگی ۱۳۶۳ش۔

۷) علیرضا عرفی؛ خاندانی تعلقات کے اصول، ناشر، اشراق اور عرفان انسٹی ٹیوٹ، قم، ۱۳۹۹ش۔

۸) حاج علی اکبری، محمد جواد، مطلع عشق، پہلا ایڈیشن، اسلامی انقلاب پبلیکیشنز ۱۳۹۲ش۔

۹) لیثی واسطی، علی بن محمد، عیون الحکم والمواعظ (للیثی)، حسین حسنی بیرجندی، پہلا ایڈیشن، قم، دار الحدیث، ۱۳۷۶۔

۱۰) خوئی، ابوالقاسم، مصباح الفقاہت، قم، داوری، ۱۳۷۷ش۔

۱۱) پایندہ، ابوالقاسم، نہج الفصاحہ، چ، ۴، مطبوعہ دنیاء دانش، تہران، ۱۳۸۰ش۔

۱۲) مکارم شیرازی، ناصر، اخلاق در قرآن، امام علی ابن ابی طالب (ع) پبلی کیشنز، قم، ۱۳۸۵ش۔
۱۳) طباطبائی، محمد حسین، ترجمہ تفسیر المیزان، مترجم: موسوی، محمد باقر، ناشر: جامعہ مدرسین قم، دفتر اسلامی مطبوعات، قم، ایران، ۱۳۷۴ھ۔
۱۴) تفتازانی، سعدالدین، مختصر المعانی، بیروت، دار الفکر، ۱۴۱۱ھ۔
۱۵) دہ خدا، علیاکبر، لغتنامہ دہ خدا تہران، تہران یونیورسٹی، دہ خدا انسٹی ٹیوٹ۔ ۱۳۷۷ش۔
۱۶) فراہیدی، خلیل بن احمد، العین، تحقیق مہدی مخزومی وابراہیم سامرایی، بیروت، مؤسسہ اعلمی للمطبوعات، ۱۴۰۴ھ۔
۱۷) مصطفوی، حسن، التحقیق فی کلمات القرآن الکریم، تہران، وزارت فرہنگ وارشاد اسلامی؛ ۱۳۶۸ش۔
۱۸) روحانی، محمد، فقہ الصادق، تیسراایڈیشن، دار قم، کتاب، ۱۴۱۲ھ۔
۱۹) مجلسی، محمد باقر بن محمد تقی، بہار الانوار، تیسراایڈیشن، بیروت، الوفاانسٹی ٹیوٹ، ۱۴۰۳ھ۔
۲۰) صدوق، عیون اخبار الرضا، تحقیق حسین اعلمی، بیروت، مؤسسی الاعلمی للمطبوعات، ۱۴۰۴ھ۔
۲۱) حرانی، حسن بن علی بن شعبہ، تحف العقول، محقق؛ علی اکبر غفاری، دوسراایڈیشن، قم، مؤسسہ النشر الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔
۲۲) صدوق، الخصال، تصحیح علی اکبر غفاری، قم، جامعۃ مدرسین، ۱۴۰۳ھ۔
۲۳) طوسی، محمد بن حسن، الامالی، قم، دار الثقافہ؛ ۱۴۱۴ھ۔
۲۴) سیوطی، جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر، الدر المنثور فی تفسیر الماثور، بیروت، دار الفکر، ، ۱۴۲۳ھ۔
۲۵) شعیری، محمد بن محمد، جامع الأخبار، چاپ اول، نجف، مطبعۃ حیدریۃ، [بی تا].
۲۶) صدری، سید ضیاء الدین، آیینہ از دواج وروابط ہمسران، [بیجا]، انجمن اولیاء و مربیان، ۱۳۷۳ش۔
۲۷) موسوی خمینی (امام خمینی)، سید روح اللہ، چہل حدیث، چاپ بیستم، قم، مؤسسہ تنظیم ونشر آثار امام خمینی، ۱۳۷۸ش۔
۲۸) مصباح یزدی، اخلاق در قرآن، انتشارات موسسہ امام خمینی، قم،، ۲۰۱۴ش۔
۲۹) رہبری، علی خامنہ ای، رسالہ آموزشی، ناشر انقلاب اسلامی (وابستہ بہ انتشارات انقلاب اسلامی)، ۱۴۰۱ش۔
۳۰) سالاری فر، خانوادہ درنگرش اسلام وروانشناسی، انتشارات پژوہشگاہ، چاپ، ہیجدہم ۱۳۹۹ش۔